اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ۔ لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب وتہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

......☆☆☆......

نام کتاب	——	حیاتِ اعلیٰ حضرت
نام مؤلف	——	ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
موضوع کتاب	——	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات
سال تصنیف	——	۱۹۳۸ء
سال طباعت جلد اول	——	۱۹۶۰ء
سال طباعت مکمل	——	۲۰۰۳ء
مقدمہ	——	ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)
ترتیب نو وتہذیب تازہ	——	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
تالیف سے طباعت تک	——	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
حروف چینی	——	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	——	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056
صفحات	——	۱۰۸۰
ناشر	——	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
تقسیم کار	——	مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور
قیمت اعلیٰ ایڈیشن	——	۵۰۰ روپے
کوڈ نمبر	——	2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنزالایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

یہ مجمع تقریباً دو گھنٹے میں حضرت مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مدظلہ کے دولت کدہ کے قریب پہنچا یہاں کوچہ کے موڑ پر ایک عالی شان دروازہ لگا گیا تھا یہ دروازہ علاوہ زیبائش کے بکثرت کتبوں سے مرصع تھا جو میزبانوں کی انتہائی عقیدت اور معزز مہمانوں کی شوکت و حشمت کا اظہار کر رہے تھے اور اس کوچہ کے موڑ سے حضرت مولانا کے مکان تک دو رویہ کیلے کے بڑے بڑے درخت اور تین تین قطاروں میں قندیلیں نصب کی گئی تھیں جن پر منقبت آمیز مصرعے لکھے گئے تھے پھر جب اس مکان میں داخل ہوا جو شہنشاہ معظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب کے قیام کے لیے سجایا گیا تھا تو معلوم ہوا کہ علماء کرام کی قدر و قیمت وہی لوگ خوب جانتے ہیں جن کو خود بھی علم کی خدمت کرنے کا کافی موقع ملا ہے مکان کی زیب و زینت و آئینہ بندی قابل تعریف تھی ہر چیز نہایت موزونیت کے ساتھ اپنی جگہ پر رکھی گئی تھی مکان کے تمام اندرونی و بیرونی حصوں میں ترکی قالینوں اور خوشنما سوزنیوں کا فرش تھا اور در و دیوار و سقف و زمین سب بیش قیمت کپڑوں سے دلہن بنے ہوئے تھے اعلیحضرت مدظلہ الاقدس کے تشریف رکھتے ہی سب لوگ بیٹھ گئے تمام حاضرین ساکت تھے اور ہر شخص کے چہرے پر بے انتہا مسرت کے آثار نمایاں تھے جو مسلمانوں کی گئی سطوت کی یاد دہانی کر رہے تھے اور اکابر ائمہ دین کے دربار عام کا پورا نقشہ کھینچ گیا تھا مخدومنا مولانا حضرت مولوی محمد عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم کی مسرتوں کا تو کوئی اندازہ ہی نہ تھا وہ ساکت مگر زبانی حال درخشاں ؎

وہ خود تشریف فرما ہیں میرے گھر   بتا اے خوش نصیبی کیا کروں میں!

مولوی عبدالرحیم مذاق کا استقبالیہ قصیدہ

کچھ دیر سکون کا عالم رہا اس کے بعد جناب حکیم مولوی عبدالرحیم صاحب مذاق کھڑے ہوئے اور دست بستہ سلام عرض کر کے یہ نظم پڑھی ؎

کوئی تاج والے ہوں یا راج والے   ہیں اس در کے محتاج ہر کاج والے
ہے سرکار عالم کے محتاج کا در   یہاں بھیک لیتے ہیں خود راج والے
یہ وہ در ہے دولت ہے جس در کی لونڈی   جھڑکتے ہیں شاہوں کو محتاج والے

یہاں کی فقیری ہے رشکِ امیری یہیں آ کے گھستے ہیں سرتاج والے
تعلّی یہ ہیں سارے محتاج ان کے کہ آخر تو حامی ہیں معراج والے
یہی ہیں وہ دامن کہ جس میں چھپیں گے قیامت کے میداں میں ہر لاج والے
خدنگ نظر کا کوئی وار ادھر بھی ہیں مدت سے مشتاق آماج والے
میں کچھ بھی سہی' سلسلہ میرا دیکھو میں جس کا ہوں ان میں ہیں معراج والے

مذاقؔ اب مجھے فکر فردا سے مطلب
بنالیں گے سب کام کل آج والے

اس نظم کے بعد یکے بعد دیگرے چھ نظمیں اور چھ صاحبوں نے استقبالیہ قصیدے پڑھے جو بہ خیال طوالت چھوڑ دیئے جاتے ہیں اس کے بعد اعلیٰحضرت قبلہ کی خدمت والا میں کلفت سفر کے لحاظ سے عرض کی گئی کہ حضور والا اب آرام فرمائیں اور سب لوگ نیاز مندانہ سلام عرض کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ شہنشاہ ہر دو عالم کے نائب کا پہلا اجلاس یوں ختم ہوا۔ ساکنانِ جبلپور کے لیے دن عید اور رات شب براۃ تھی کہ بارہ برس کے بعد یہ نعمت عظیمہ نصیب ہوئی تھی ملاقات کے وقت مقرر تھے صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک اور سہ پہر کو بعد نماز ظہر سے عصر تک اور پھر بعد عشاء کافی وقت دیا جاتا تھا۔ عصر سے بعد مغرب تک تفریح کا وقت تھا گو حضور کا کبھی تفریح کی جانب میلان نہ ہوا لیکن ساکنان جبلپور کی دل شکنی کا خیال فرماتے ہوئے ان کے اصرار سے منظور فرما لیا تھا بعد عصر مسجد کے دروازے پر موٹر اور گاڑیوں کا روزانہ انتظام رہتا ایک ماہ جبلپور قیام رہا اس دوران میں اکثر مقدمات کا جو احباب میں باہم خانہ جنگیوں کے باعث عرصے سے پڑے ہوئے تھے ایسا تصفیہ فرمایا کہ جن کا سلام و کلام بند تھا موت و زیست چھوٹ چکی تھی باہم شیر و شکر ہو گئے۔

ماسٹر محمد حیدر و محمد ادریس کی صلح کرا دی

ایک روز صبح کے جلسہ میں بمعروض منشی عبدالغفار صاحب' ماسٹر محمد حیدر و محمد ادریس صاحبان (جن کا عرصہ سے نزاع تھا اور دونوں حلقہ بگوشان اعلیٰحضرت مدظلہ تھے) پیش ہوئے اولاً ماسٹر محمد حیدر صاحب کا بیان ہوا پھر محمد ادریس صاحب کا۔ بیانات سماعت فرما کر ارشاد